بقیہ

مضمون التفرقہ بین الاسلام والزندقہ

جسکی ابتدا نمبر پنجم جلد سوم سے ہے

نمبر احادیث

افق السماء فاقبل جبرئیل یتضاءل ویدخل بعضہ
فی بعض ویدنو من الارض فاذا ملک قد مثل
بین یدی رسول اللہ صلعم فقال یا محمد ان ۵
ربک یقرئک السلام ویخیرک بین ان تکون
نبیا ملکا وبین ان تکون نبیا عبدا قال علیہ
السلام فاشار الی جبرئیل بیدہ ان تواضع
فعرفت انہ لی ناصح فقلت عبدا نبیا فعرج
ذلک الملک الی السماء فقلت یا جبرئیل
قد کنت اردت ان اسالک عن ھذا فرایت
من حالک ما شغلنی عن المسئلۃ فمن ھذا
یا جبرئیل فقال ھذا اسرافیل خلقہ اللہ
یوم خلقہ بین یدیہ صافا قدمیہ لا یرفع
طرفہ وبین الرب وبینہ سبعون نورا ما منہا نور یدنو
منہ الا احترق وبین یدیہ اللوح المحفوظ
فاذا اذن اللہ لہ فی شیء من السماء او من
الارض ارتفع ذلک اللوح فقرب جبینہ فینظر
فیہ فان کان من عملی امرنی بہ وان کان من

نمبر آیات

زمین کیطرف جھکا ناگاہ ایک فرشتہ آنحضرت کے
سامنے متشکل ہو گیا اور اُس نے کہا اے محمدؐ خدا نے
تجھے سلام کہا ہے اور تجھے نبی بندہ اور نبی فرشتہ
ہونے میں اختیار دیا ہے جبرئیل علیہ السلام
نے آنحضرت صلعم کیطرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع
اختیار کریں۔ پس آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نبی بندہ
ہونا چاہتا ہوں پھر وہ فرشتہ آسمان کیطرف
چڑھ گیا آنحضرت نے جبرئیل سے کہا کہ میں اسکا حال
تجھسے پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر میں نے تجھ کو خوفناک حالت میں
دیکھا جس نے مجھے اس سوال سے روکدیا اب بتلا
یہ کون تھا جبرئیل نے کہا یہ اسرافیل تھا یہ جس دن
پیدا ہوا دو قدموں پر صف باندھے ہوئے پیدا
کیا گیا یہ نگاہ نہیں اُٹھاتا خدا تعالی اور اس میں ستر حجاب
نور میں انمیں ایک کے بھی قریب ہو تو جل جائے اسکے آگے
لوح محفوظ رہتی ہے جب خدا تعالی کسی کام کا آسمان
یا زمین میں ہونا چاہتا ہے تو لوح محفوظ اسکی پیشانی کے
قریب ہو جاتی ہے پھر اگر وہ کام میرے متعلق ہوتا ہے

عمل ميكائيل امرا به واثنان من عمل ملك الملكوت امرا به قلت يا جبرئيل على اي شيئ انت قال على الرياح والجنود قلت على اي شيئ ميكائيل قال على النبات قلت على اي شيئ ملك الموت قال على قبض الارواح وما ظننت انه هبط الا لقيام الساعة وما ذاك الذي رايتني الا خوفا من القيام الساعة (تفسير كبير جلد اول ص ٣٨١)

اسلئے تمنے میرا خوفناک حال دیکھا تھا۔

تو سمجھے کہدیتا ہے اور اگر ملک الموت کا کام ہوتا ہے تو اسکو کہدیتا ہے آنحضرت صلعم نے جبرئیل سے کہا کہ تم کس کام پر مامور ہو جبرئیل نے کہا میں ہواؤں اور لشکروں پر مامور ہوں آنحضرت نے فرمایا میکائیل کس چیز پر ہے کہا نباتات پر آنحضرت نے پوچھا ملک الموت کس چیز پر ہے جبرئیل نے کہا وہ قبض ارواح پر ہے میں سمجھا تھا کہ وہ قیامت ہونیکے لئے اترا ہے

اور ملایکہ مقربین کی نسبت ارشاد ہے مسیح اور مقرب فرشتے ہماری عبادت سے انکار ہی نہیں ہیں

٢٢ لن يستنكف المسيح ان يكون عبدا لله ولا الملئكة المقربون (نساء ٢٢٦)

ان مقربین میں چار فرشتے (جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل) بڑے رتبہ کے ہیں جبرئیل اور میکائیل کا ذکر تو قرآن میں ہے اور عزرائیل کو قرآن میں ملک الموت سے تعبیر کیا ہے اور اسرافیل کو حدیث میں صاحب الصور بتایا ہے۔ ان چاروں کا عالی رتبہ اور اکابر ہونا تفسیر کبیر میں بدلائل ثابت کیا ہے انمیں جبرئیل علیہ السلام کو ایسا قرب ہے کہ وہ صاحب الوحی ہیں حکم ربانی انبیاء کو پہنچاتے اور اپنے سے نیچے کے فرشتوں کو بھی حکم خداوندی سے آگاہ کرتے ہیں۔

سورۂ سبا میں ارشاد ہے کہ جب ملایکہ کی گھبراہٹ (جو وحی کی آواز سننے سے پیدا ہوتی ہے)

٢٣ حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلي الكبير (سبا ٢٣)

عن ابن عباس اذا قضى الله امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الدنيا ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

دور ہوتی ہے تو کہتے ہیں خدا نے کیا فرمایا پھر ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ اس نے حق کہا ہے۔

٦ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالی کچھ حکم فرماتا ہے تو حاملین عرش سبحان اللہ پکارتے ہیں پھر اس آسمان والے جو ان کے بعد ہیں یہاں تک کہ وہ

حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم سال
اھل السماء السادسة اھل السماء السابعة ماذا
قال ربکم قال فیخبرونھم ثم یستخبر اھل کل سماء
حتی یبلغ الخبر اھل السماء الدنیا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۶۲)

تسبیح آسمان دُنیا پر پہنچتی ہے پھر چھٹے آسمان والے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا فرمایا ہے پس وہ انکو خبر دیتے ہین حتی کہ وہ خبر آسمان دُنیا پر پہنچتی ہے

بخاری وغیرہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ آسمان مین کوئی حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی

٧ عن ابی ھریرة قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء
ضربت الملٰئکة اجنحتھا خضعانًا لقولہ
کانہ صلصلة علی صفوان فاذا فزع عن
قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق
وھو العلی الکبیر (بخاری صفحہ ۷۰۱)

سے پر مارتے ہین اس قول کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر کی۔ جب اُنکی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو پوچھتے ہین خدا نے کیا فرمایا پس مقربین کہتے ہین کہ خدا نے حق فرمایا ہے۔

قالوا ای المقربون کجبرائیل قال ربنا الحق

قسطلانی نے شرح بخاری مین اُن مقربین کی تمثیل مین جبرئیل کا نام ذکر کیا ہے

ابوداؤد کی روایت مین صاف آیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ وحی سے تکلم فرماتا ہے تو آسمانون والے

٨ وعن ابن مسعود قال اذا تکلم اللہ تعالیٰ
بالوحی یسمع اھل السماء للسماء صلصلة کجر
السلسلة علی الصفا فیصعقون فلا یزالون
کذلک حتی یاتیھم جبریل حتی اذا جاءھم جبرئیل
فزع علی قلوبھم قال فیقولون یا جبریل ماذا قال

آواز سنتے ہین جیسی زنجیر کی پتھر پر آواز نکلتی ہے وہ اُس سے بیہوش ہوجاتے ہین یہانتک کہ جبرئیل اُنکے پاس آتا ہے تو انکی بیہوشی رفع ہوجاتی ہے پھر جبرئیل سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا فرمایا پس جبرئیل بتاتا ہے۔

ملائکہ حاملین عرش اور اسکے گرداگرد طواف کرنیوالون کے حق مین فرمایا ہے جو عرش کو

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون
بحمد ربھم ویومنون بہ ویستغفرون
للذین اٰمنوا (مومن ۱۶) ......

اُٹھائے ہوئے ہین اور جو اُسکے گرداگرد طواف
۲۴ مین ہین خدا کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہین اور
خدا سے ایمان رکھتے ہین اور مومنون کیلئے

۲۵ ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذٍ ثمانيه (الحاقة ۱۶)

اور فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھاوین گے۔

روى عن رسول الله صلعم هم اليوم اربعة فاذا كان يوم القيامة ايدهم الله باربعة (تفسير كبير ۲۸۲/۸ جلد ۸)

9 حدیث مین آیا ہے کہ وہ فرشتے آج چار ہین قیامت کے دن آٹھ ہوجاوین گے

قال ابن عباس ثمانيه املاك على صورة الاوعال (فتح البيان ۲۸۲ جلد ۱۰)

10 حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ان ملایکہ کی صورت اوعال (پہاڑی بکری) کی سی ہے

وفوق ذلك ثمانيه املاك بين اظلافهن وركبهن مثل ما بين السماء الى سماء ثم فوق ظهورهن العرش (ترمذى ۱۵۴ جلد ۲)

11 ترمذی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ان اوعال کے کہرون سے گھٹنون تک اس قدر درازی ہے جسقدر کہ ایک آسمان سے دوسرے تک۔

والذين حول العرش هم الملئكة الذين يطوفون به مهللين ومكبرين هم الكروبيون فتح البيان

جو ملایکہ عرش کے گرداگرد ہین وہ تسبیح و تہلیل کے ساتھ طواف کر رہے ہین اور وہ کروبیون کہلاتے ہین۔

ملایکہ بیت المعمور کی نسبت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ بیت المعمور ساتوین آسمان مین ہے اسمین

عن انس قال قال رسول الله صلعم البيت المعمور في السماء السابعة يدخله كل يوم سبعون الف ملك لا يعودون اليه حتى تقوم الساعة (رواه ابن جرير وابن المنذر والحاكم وصححه)

12 ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین جنکی قیامت تک پہر باری نہین آویگی۔

ثم عرج بنا الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل فقيل من هذا قال جبرئيل فقيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال قد بعث اليه ففتح لنا فاذا انا بابراهيم مسندا ظهره الى البيت المعمور واذا هو يدخله كل يوم سبعون الف

13 صحیح بخاری وغیرہ مین جو حدیث معراج مروی ہے اسمین صاف وارد ہے کہ آنحضرت نے ساتوین آسمان پر ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور مین ٹیک لگاکر بیٹھے ہوئے دیکھا اور بیت المعمور کو دیکھا کہ اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے

ملك لا يعودون اليه (بخاری ومسلم واللفظ له) — ہیں جو پھر کبھی نہیں آتے۔

ملایکہ جو آسمان پر سجود میں ہیں انکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے اس ذات کی

۱۴ عن ابی ذر قال قال رسول الله صلعم والذی نفسی — قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آسمان
بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبہتہ — پر چار انگل کی کوئی جگہ نہیں جسپر فرشتے پیشانی
ساجد لله (رواہ الترمذی واحمد وابن ماجہ) — رکھہ کر سجدہ نہ کرتے ہوں۔

ملایکہ بہشت و دوزخ کا بہت آیات میں ذکر ہے ایک آیۃ میں ارشاد ہے کہ جب پرہیزگار بہشت

وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا حتی — کیطرف جاوینگے اور اسکے دروازہ کھلے
اذا جاؤھا وفتحت ابوابہا وقال لہم خزنتہا — پاوینگے تو ملایکہ بہشت کے خزانچی انکو کہینگے
سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین۔ — تمپر سلام تم اچھے آئے ہمیشہ کیلئے اسمیں داخل ہو
والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام — اور ایک آیۃ میں ارشاد ہے فرشتے انپر ہر دروازہ
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (رعد ۳۶) — سے آوینگے اور سلام کہیں گے
وقال الذین کفروا لخزنۃ جہنم ادعوا ربکم — ایک آیۃ میں ارشاد ہے کافر دوزخ کے ملایکہ
یخفف عنا یوما من العذاب۔ — سے کہیں گے کہ تم خدا سے دعا مانگو خدا ہمارا
(مومن ۵۶) — عذاب ایکدن ہلکا کرے۔ ایک آیۃ میں ارشاد ہے
ونادوا یا مالك لیقض علینا ربك (زخرف ۷) — مالک (دوزخ کا داروغہ) سے کہینگے کہ تم خدا سے کہو ہماری

ایک آیۃ میں ارشاد ہے دوزخ پر ایسے فرشتے مسلط ہیں جو بڑے سخت دل بڑی سخت قوت والے

۳۱ علیہا ملائکۃ غلاظ شداد (تحریم ۱۶) — ہیں اور ایک آیۃ میں ارشاد ہے وہ انتیس
علیہا تسعۃ عشر وما جعلنا اصحب النار — ہیں اور ہمنے دوزخ پر فرشتوں ہی کو مقرر کیا
الا ملائکۃ وما جعلنا عدتہم الا فتنۃ للذین — ہے یہ عدد ہمنے اسلئے مقرر کئے ہیں کہ منکر
کفروا لیستیقن الذین اوتوا الکتاب ویزداد الذین — اس سے انکاری ہوں اور اہل کتاب مان لیں اور
آمنوا ایمانا (مدثر ۶ ۱) — مومنوں کا اس سے ایمان بڑھجاوے

اور ذکر ملایکہ کا بہ تشریح صفات مذکورہ زبان وحی ترجمان حضرت رسالت سے بہت ہی کثرت سے
ہوا ہے اور کتب احادیث اُسکے ذکر سے مملو ہے - اِس مقام مین صرف ایک کتاب صحیح بخاری کی
۱۵ بعض احادیث متضمنہ ذکر ملایکہ کو نقل کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب خدا تعالی کسی بندہ

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا احب اللہ العبد نادی جبریل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبریئل فینادی جبریئل فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض (بخاری ۴۵۶)

کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ پس جبریل اسکو دوست رکھتا ہے اور تمام آسمان والوں میں پکارتا ہے کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے تم بھی اسکو دوست رکھو پھر اسکے لئے دنیا میں قبولیت ہو جاتی ہے

عن عایشۃ رض سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم ۴۵۶

۱۶ اور حضرت عایشہ رض نے آنحضرت سے سنا کہ فرشتے بادلوں میں اُترتے ہیں پس احکام خدا کا ذکر کرتے ہیں وہاں سے شیاطین سنکر کاہنوں کو بتاتے ہیں وہ اسمین سو جھوٹ اپنے پاس سے ملا کر لوگوں کو بتاتے ہیں —

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف جاؤا یستمعون الذکر

۱۷ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجدوں کے دروازہ پر آبیٹھتے ہیں اور پہلے آنیوالے کو پہلے لکھتے ہیں پھر جو اسکے بعد آوے جب امام خطبہ کے لئے بیٹھتا ہے تو اپنے رجسٹر حاضری کو سمیٹ کر ذکر سننے لگتے ہیں

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول من انفق زوجین دعتہ خزنۃ الجنۃ ای فل ھلم (۴۵۷)

۱۸ اور آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص فی سبیل اللہ کسی چیز کا جوڑا خرچ کرتا ہے اُسکو بہشت کے خزانچی پکارتے ہیں اے فلانے ادہر آؤ —

عن ابی سعید یقول سمعت رسول اللہ صلعم

۱۹ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

يقول نزل جبرئيل فامّني فصليت معه ثم صليت
معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه
خمس صلوات متفق

کہ جبرائیل اوترے اور وہ میرے امام
ہوئے۔ پس انہون نے مجھے پانچ نمازین
پڑہائین۔

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ملائکہ رات دن آگے پیچھے تم مین آتے ہین اور صبح و عصر کی نمازین

٢٠ عن ابي هريرة قال الملائكة يتعاقبون ملائكة
بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة
الفجر والعصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم فيقول كيف تركتم
عبادي فقالوا تركناهم وهم يصلون و
اتيناهم وهم يصلون متفق

جمع ہوتے ہین پھر جو تم مین رات بھر رہتے ہین
خدا کی طرف چڑہ جاتے ہین تو خدا اُن سے پوچھتا
ہے حالانکہ وہ آپ خوب جانتا ہے تم نے میرے
بندون کو کس حالت مین چھوڑا ہے وہ کہتے
ہین کہ جب ہم اُن سے جدا ہوئے تو وہ نماز پڑہتے تھے
اور جب ہم اُن کے پاس گئے ہین تو وہ نماز پڑہتے تھے۔

٢١ عن ابي هريرة ان رسول الله صلعم قال اذا
قال احدكم آمين وقالت الملائكة في السماء
آمين فوافقت احدهما الاخرى غفر له
ما تقدم من ذنبه متفق

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم مین
آمین کہتا ہے اور ملائکہ آسمان مین آمین کہتے ہین
جب ایک کی آمین دوسرے سے برابر ہو جاتی ہے تو
اُسکے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہین۔

اور حضرت عایشہ رض نے آنحضرت سے پوچھا کبھی آپ پر احد کے دن سے بھی سخت دن گذرا آپ نے

٢٢ عن عايشة رض انها قالت للنبي صلعم هل اتى عليك
يوم كان اشد من يوم احد قال لقد لقيت
من قومك ما لقيت وكان اشد ما لقيت منهم
يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل
ابن عبد كلال فلم يجبني الى ما اردت فانطلقت
انا مهموم على وجهي فلم استفق الا وانا

فرمایا ہان وہ عقبہ [illegible] تہا جب میری دعوت
اسلام کو عبد یالیل نے رد کیا اور مین وہان سے غمناک
چلا اور (مقام) قرن الثعالب مین مجھے اس
غم سے افاقہ ہوا تو مینے سر اُٹھا کر ایک بدلی کو
دیکھا اسمین حضرت جبرئیل تھے اُنہون نے مجھے
پکار کر کہا کہ خدا نے تیری بات کو اور جو تجھے

بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة
قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبرائيل فناداني
فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما
ردوا عليك وقد بعث الله اليك ملك
الجبال لتامره بما شئت فيهم فناداني ملك
الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان شئت ان
اطبق عليهم الاخشبين قال النبي صلعم بل
ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله
وحده ولا يشرك به شيئا ـ ﴿٢٥﴾
عن النبي صلعم اذا دعى الرجل امرأته الى فراشه
فابت فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح
عن النبي صلى الله عليه وسلم رايت ليلة اسري بي موسى
رجلا آدم طوالا جعدا كانه من رجال شنوءة
ورايت عيسى ابن مريم مربوع الخلق الى الحمرة و
البياض سبط الراس ورايت مالكا خازن النار
عن ابي هريرة ان النبي صلعم قال ما من يوم يصبح العباد
فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا
خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا (١٩)
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلعم ان لله ملائكة
يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا
قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم

اسکا جواب ملا ہے سن لیا ہے اور خدا نے تیری
طرف ملک الجبال (یعنی پہاڑون کے فرشتہ)
کو بھیجا ہے تا کر لو اُسے حکم دے جو چاہے ۔
پس پھر اس ملک الجبال نے مجھے پکار کر سلام کہا
اور کہا کہ اگر آپ فرماوین تو مین جبل قبیس کو
اور جو اسکے سامنے پہاڑ ہے انپر ڈھانپ دون آنحضرت
نے فرمایا مین نہین چاہتا بلکہ امید رکھتا ہون
کہ انکی پشت سے خدا ایسی اولاد نکالے جو خدا کو
٢٣ پوجین اور اس سے شرک نہ کرین ۔
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی
٢٤ عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے اور وہ انکار کرے
جسپر وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر ملائکہ تمام رات لعنت
کرتے رہتے ہین ۔ اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مین نے
معراج کی رات حضرت موسی و عیسی کو مالک (داروغہ دوزخ)
٢٥ کو دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا ہر روز (آسمان سے) دو فرشتے
اُترتے ہین ایک یہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنیوالے کو
اسکا عوض دے دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کا مال ہلاک کر
٢٦ اور آنحضرت نے فرمایا خدا کے فرشتے راستون مین
پھر رہے ہین اہل ذکر کو ڈھونڈتے ہین جب کہین کسی
جماعت کو خدا کی یاد مین پاتے ہین تو آسمان
دنیا تک انکے گرد پرون سے گھیر باندھ لیتے ہین تا آخر

عن عائشة قالت لما رجع النبي صلعم من الخندق
ووضع السلاح واغتسل اتاه جبريل فقال قد
وضعت السلاح والله ما وضعناه اخرج اليهم
قال فالى اين قال ههنا واشار الى بني قريظة
فخرج النبي اليهم (۵۹۰)
وعن انس رض قال كاني انظر الى الغبار ساطعا من
زقاق بني غنم موكب جبريل حين سار رسول الله
الى بني قريظة (۵۹۱)
عن ابن عباس ان النبي صلعم قال يوم البدر هذا
جبريل اخذ براس فرسه عليه اداة الحرب (۶۰۰)

حضرت عایشہ رض نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت
خندق کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور اپنے ہتھیار انکو
اتار کر رکھدیا اور غسل کیا تو جبریل آکر بولے کہ ابھی سے
تمنے ہتھیاروں کو اتارا سجدا ہمنے ابھی نہیں اتارے
نکلو انکیطرف اور چلو آنحضرت نے فرمایا کہاں چلیں جبریل
نے کہا بنی قریظہ کیطرف چلو پس آنحضرت انکیطرف نکلے
انس فرماتے ہیں جو غبار آنحضرت کے چلتے وقت بنی غنم کے
کوچہ سے اٹھا میں گویا اسکو آنکھہ سے دیکھہ رہا ہوں
اور آنحضرت صلعم نے بدر کے دن فرمایا یہہ جبریل
ہے گھوڑیکی چوٹی پکڑی ہوئی اور لڑائی کے اوزار

یہہ صرف ایک کتاب بخاری کی بعض احادیث ہیں اور اگر اسی کتاب کی سب جلدیں یا اور کتب صحاح کی

+ بدر یا خندق یا بنی قریظہ میں جہاں کہیں آنحضرت صلعم نے چڑہائی کی ہے ان ہی لوگوں پر کی ہیں جنہوں نے آنحضرت
اور عام مسلمانوں کو ستایا اور انکو مکہ سے نکالدیا یا انکو مدینہ میں رنج پہنچایا اور انکے دشمنوں کا ساتھہ دیا ہے پس آنحضرت نے
ان سے اس ظلم کا بدلہ لیا اور انکے شر کو روکا - یہہ بات بار بار جہاں کہیں اشاعۃ السنۃ میں ان آیتوں یا حدیثوں میں
ذکر جنگ جہاد آتی ہے اسلئے جتائی جاتی ہے کہ غیر اقوام اسلام پر یہہ الزام نہ لگاویں کہ یہہ مذہب جبر ظلم پر مبنی
ہے اور مخالفین مذہب کو صرف مخالفت مذہبی کے سبب ستانا اس مذہب کا فرض ہے - ہم بارہا کہہ چکے
ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ بیشک جنگ و جہاد اسلام کا ایک مذہبی فرض ہے - مگر
انہیں لوگوں سے جو مسلمانوں کو ستاویں اور دین اسلام سے مزاحمت کریں اور جو مذہب اسلام سے
مزاحمت نہ کریں خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مسلمانوں پر حاکم و مسلط ہوں پھر ان کے دین میں
دست انداز نہ ہوں جیسے کہ برٹش گورنمنٹ کا حال ہے تو ان سے لڑنا اور مخالفت کرنا مسلمانوں کے مذہبی فرائض
سے نہیں ہے - دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ و ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۲ - ایڈیٹر -

سبھی احادیث کو نقل کیا جاوے تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم تیار ہو۔ اِن آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو ملایک کے نسبت مسلمانون کا اعتقاد ہے یہہ انکو خدا اور رسول نے سکھایا ہے اور جناب **مخاطب** کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون و مجوسیون و عرب کے بت پرستون سے سیکھا ہے کمال جرأت و سخت **مغالطہ** ہے عرب کے بت پرست و یہود و مجوس تو پیچھے پیدا ہوئے یہہ اعتقاد تو خدا تعالی+ کا ارشاد ہے جو یہودیون و مجوسیون و بت پرستون سے پہلے ہے۔ پہر بعد از خدا حضرت نوح و ابراہیم کے وقت سے مومنون اور کافرون مین یہی اعتقاد متواتر چلا آیا ہے۔

حضرت ابراہیم و لوط کے پاس ملایکہ کا بشکل انسان آنا اور خدا کیطرفسے بشارت حضرت اسحاق و خبر عذاب

فقال الذين كفروا من قومه ما هذا الا بشر مثلكم يريد ان يتفضل عليكم ولو شاء الله لانزل ملائكة (مومنون ۲۶)

وقالوا لو شاء ربنا لانزل ملائكة (حم سجدہ ع۲)

قوم لوط کا تو پہلے بیان ہو چکا ہے قوم نوح سے قرآن مجید مین منقول ہے کہ قوم نوح سے منکرون نے کہا خدا چاہتا تو فرشتون کو اُتارتا۔ ایسا ہی عا قوم ہود سے منقول ہے۔

پہر جناب **مخاطب** کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون سے سیکھا ہے **جرأت** و مغالطہ نہین ہے تو کیا ہے اِس جرأت کا **منشا** یہہ ہے کہ خدا کی مشیت سے اِس ملک مین انگریزون کی بادشاہت ہے اور یہودی ایک مدت سے ذلت و ادبار مین ہین اِسلئے انگریزون کی سبھی باتین (گو کسی مذہب عیسائی محمدی وغیرہ کے موافق نہ ہون) اپکو خوش لگتی ہین اور یہودیون کی ہر بات (مذہب اسلام کے موافق ہی کیون نہو) بُری معلوم ہوتی ہے۔ پس جو بات مسلمانون کی آپ کو اپنی یا اپنے ہمخیال انگریزون کے مخالف معلوم ہوتی ہے آپ اسکو یہودیون کی بات کہہ کر

+ جب ہم نے خدا تعالی کی کلام اور زمانہ حضرت نوح و ابراہیم و قوم عاد کے محاورہ سے ملایکہ کا ان معنی مین مستعمل ہونا جنکا مسلمان اعتقاد کہتے ہین ثابت کر دیا تو اب ہمکو اس امر کی حاجت نہین کہ ہم اسیر عرب کے قدیم اشعار و محاورات کی شہادت لادین اور مخاطب کے اس بات کا جو نمبر ۹ جلد ۶ صفحہ ... مین منقول ہوئے جواب دین کہ محاورہ قدیم عرب مین ملایک کا ان معنی مین مستعمل ہونا پایا نہین جاتا۔ ایڈیٹر

سا فقط الاعتبار ٹہرا دیتے ہین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ یہہ تو خدا کی بات ہی جو قرآن مین آئی ہی یہودی اسکے قایل ہین تو انہون نے بہی خدا ہی سے لی ہوگی بناءً علیہ چونکہ فلسفی مشرب انگریز جن وملایکہ کے قایل نہین ہین اور یہودی مسلمانون کیطرح قایل ہین اسلئے آپنے مسلمانون کے اعتقاد کو یہودیون کا اعتقاد ٹہرایا ہے اور آیات واحادیث مذکورہ سے آنکہہ کو بند کر لیا کسی نے سچ کہا ہے

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد　　صد حجاب از دل بسوئی دیدہ شد

ابطال مقال وخیال مخاطب

جو آپنے بزعم خود جملہ آیات قرآن کے جواب مین کہا ہے (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳ مین بضمن حاشیہ صفحہ ۲۷۲ و ص۲۷۵ منقول ہوا) کہ "جن فرشتون کا قرآن مین ذکر ہے انکا کوئی اصلی وجود نہین ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوائے کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین ملک یا ملایکہ کہا ہے قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملک یا ملایکہ کا اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہودیون نے قرار دی تہی - بلکہ برخلاف اسکے ان قدرتی قوائے پر جن سے انتظام عالم مربوط ہے ملایکہ کا اطلاق ہوا ہے" تین وجہہ سے باطل ہے -

وجہہ اول یہہ کہ اس سے پہلے آپ فرما چکے ہین (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳ ص۲۷۱ مین منقول ہے) کہ "انسان سے برتر مخلوق ہونیسے انکار کی کوئی وجہہ نہین ہے شاید کہ ہو" جسمین صاف احتمال پایا جاتا ہے کہ وجود ذاتی و اصلی ملایکہ محال نہین ہے بلکہ ممکن ہے پہر اب یہہ کہنا آپ کا کہ ملایکہ کا کوئی اصلی وجود ہو ہی نہین سکتا ——— حافظہ نباشد کے سوا کیا وجہہ رکہتا ہے -

وجہہ دوم نصوص مصرحہ مثبتہ وجود واجسام واشکال وغیرہ جسمانی صفات ملایکہ کو قوائے پر حمل کرنا ظاہری معنی سے تاویل کرنا ہے اور جواز تاویل کے لئے ظاہری معنی کا محال و ناممکن ہونا شرط ہے (چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ و ۷ جلد ۲ مین خوب بسط وتفصیل سے ثابت کیا گیا ہے) اور ان نصوص کی ظاہری معنی کا ممکن ہونا و محال نہ ہونا آپکے مونہہ سے نکل چکا ہے - پس اب ان معنون مین

اگی تاویل (صحیح ہی فرض کیجاوے) تو کب چل سکتی ہے۔

وجہہ سوم نصوص متضمنہ ذکر ملایکہ مین ملایکہ کا بوجود ذاتی واصلی موجود ہونا اور جسم وجسمانی صفات واشکال وغیرہ سے موصوف ہونا اس تشریح وتفصیل سے پایا جاتا ہے کہ انمین اس تاویل کی (باوجود ناجایز ہونیکے) گنجایش نہین ہے

دیکھو آیتہ نمبر اول مین ملایکہ کا قبل وجود آدم موجود ہونا پایا جاتا ہے نمبر دوم مین صاحب پر ہونا نمبر ۳ و ۴ و ۵ مین ملایکہ کا حضرت ابراہیم ولوط کے پاس آنا اور اُنکے سامنے بچھڑے کا گوشت لایا جانا اور ملایکہ کا قوم لوط کی بستیون کو اُلٹا ڈالنا اور اُن پر پتھر برسانا نمبر ۶ مین۔ ملکی رسول کا انسانی رسول سے علیحدہ ہونا نمبر ۷ مین ملکی رسول کا وحی نبوی سے علیحدہ ہونا نمبر ۹ مین ملایکہ کا اعمال بنی آدم کو لکھنا۔ نمبر ۲۴ مین ملایکہ کا عرش معلی کو اُٹھانا اور مومنون کے لئے دعا مانگنا نمبر ۲۹ و ۳۰ مین ملایکہ کا بہشت و دوزخ پر مسلط ہونا اور قیامت کے دن مومنون اور کافرون سے ہمکلام ہونا پایا جاتا ہے اور حدیث نمبر ۱ مین ملایکہ کا جن وانس کے مقابلہ مین نور سے مخلوق ہونا اور نمبر ۲ مین اسرافیل کا ایک صورت خاص پر پیدا ہونا اور نمبر ۳ مین جبرئیل کا دحیہ کلبی کی صورت پر مشاہدہ ہونا نمبر ۴ مین رعد کا آگ کی قمچیون سے بادلون کو ہانکنا۔ نمبر ۵ مین اسرافیل کا آسمان سے اترنا اور جبرئیل کا اُس سے ڈر جانا اور اسرافیل کا لوح محفوظ کو دیکھ کر جبرئیل ومیکائیل عزرائیل کو اُنکی خدمات سپرد کرنا نمبر ۶ و ۷ مین ملایکہ کا وحی کی آواز سنکر خوف سے پر مارنے لگ جانا اور بیہوش ہو جانا نمبر ۱۰ و ۱۱ مین حاملین عرش کا بُز کوہی کی شکل پر ہونا نمبر ۱۲ و ۱۳ مین ہزارون فرشتون کا بیت المعمور مین ہونا نمبر ۱۴ مین آسمان کا ملایکہ سے پُر ہونا۔ نمبر ۲۲ مین ملک الجبال کا آنحضرت کو دکھائی دینا اور بعد سلام کفار مکہ پر پہاڑ اُلٹا ڈالنے کی اجازت چاہنا پایا جاتا ہے۔

اور ایسا ہی بقیہ آیات وحدیث سے مستفاد ہے جنکی نقل سے بخوف تطویل تعرض نہین ہوا۔

اور یہ امر صاف یقین دلاتا ہے کہ ملایکہ بذاتہ بخود قایم و موجود و مجسم و متشکل ہین قوائے و صفات قایم بالغیر نہین ہین۔ اگر وہ صفات وقوائے موجودات ہوتے تو وہ ان اجسام واشکال